سوال 1:

مسلم امہ کو درپیش عصری مسائل

تعارف:

مسلمانوں کی تاریخ عظمت و وقار سے بھری ہوئی ہے۔ ایک دور ایسا بھی گزرا جب مسلمان دنیا کی علمی، فکری اور تہذیبی ترقی کے علمبردار تھے۔ طب، ریاضی سے لے کر سائنس و ٹیکنالوجی، فلسفہ و فنون لطیفہ اور عدل و انصاف کے ہر شعبے میں مسلمان اقوام نے دنیا کو نئی راہیں دکھائیں۔ مگر تاریخ کا جبر یہ ہے کہ وہی امت آج انتشار، غلامی فکر، معاشی کمزوری اور سیاسی بے سمتی کے گرداب میں گھری ہوئی ہے۔

عصر حاضر میں مسلم دنیا کو درپیش مسائل محض خارجی دباؤ یا داخلی کمزوریوں تک محدود نہیں بلکہ یہ تہذیبی و فکری بحران کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ امت مسلمہ کے اصل چیلنجز میں اتحاد کا فقدان، تعلیمی و سائنسی زوال، معاشی انحصار، مغربی تہذیب کی یلغار اور دین کی حقیقی روح سے دوری شامل ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف امت کے وقار کو مجروح کرتے ہیں بلکہ عالمی منظر نامے پر اس کی حیثیت کو کمزور کرتے جا رہے ہیں۔

اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اندھیروں میں روشنی کیسے تلاش کی جاتی ہے۔ قرآن و سنت کی رہنمائی میں اتحاد امت، تعلیم و تحقیق کی بالادستی، عدل و مساوات کا قیام، اور اعتدال و رواداری کا فروغ وہ بنیادیں ہیں جن پر تعمیر نو کا سفر شروع کیا جا سکتا ہے۔ اگر امت مسلمہ اپنی فکری بیداری، روحانی وابستگی اور اجتماعی یکجہتی کو بحال کرے تو وہ نہ صرف اپنے زخموں کو مندمل کر سکتی ہے بلکہ دنیا کو دوبارہ امن، انصاف اور علم کا پیغام دے سکتی ہے۔

مسلم امہ کو درپیش عصری چیلنجز درج ذیل ہیں

1. مسلمانوں میں تفرقہ:

- امت مسلمہ کو درپیش فوری اور سب سے سنگین مسئلہ ان کے درمیان اختلاف ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو متحد کرنے کے لیے

اخوت اور مساوات کا رشتہ قائم کیا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم دشمن تھے اور اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اس نے تمہیں بچا لیا، تاکہ اللہ تم کو ہدایت دے" (القرآن)

try to add the arabic of quranic ayats.

also, use marker for references.

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے"

اپنے آخری خطبہ میں ہمارے آخری نبی ﷺ نے فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں"

ہمارے آخری نبی ﷺ کا مندرجہ بالا قول واضح کرتا ہے کہ اسلام مسلمانوں کے اتحاد پر کتنا زور دیتا ہے

one reference is enough for a single argument.

1. مسلم دنیا کے وسائل اور مکمل طاقت:

اگر مسلم ممالک متحد ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرنا شروع کر دیں تو انہیں اپنے مغربی آقاؤں سے کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ ان کے پاس دو ارب کی آبادی، دنیا کے اہم تجارتی راستے اور دو تہائی تیل کے ذخائر ہیں اس طرح باہمی دشمنی، فرقہ واریت اور آپس کی کمزوری نے اتحاد کو انتشار میں بدل دیا ہے یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ وسائل کے باوجود پسماندگی، غربت اور مظالم کا شکار ہے حالانکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اتحاد قائم کیا جائے تو وہ دوبارہ دنیا کی قیادت کر سکتی ہے

2. اسلاموفوبیا اور منفی پروپیگنڈا:

عصر حاضر میں اسلام کو سب سے بڑا چیلنج مغرب میں پھیلتی ہوئی اسلاموفوبیا کی لہر ہے۔ یہ عالمی میڈیا اور بعض سیاسی طاقتیں اسلام کو دہشت

ہندی اور دہشت گردی سے جوڑتی ہیں ۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو امتیازی سلوک، نفرت انگیز جرائم اور معاشرتی دباؤ کا سامنا ہے

قرآن کہتا ہے:

"وہ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تاکہ وہ بھی نرمی کریں"

یہ آیت بتاتی ہے کہ دشمن مخالفین ہمیشہ اسلام کے بیانیے کو کمزور کرنے کی کوشش کریں گے۔

مثال کے طور پر:

یورپ اور امریکہ میں حجاب پر پابندیوں اور مساجد پر حملوں کے واقعات سامنے آئے ہیں

3- **شدت پسندی اور دہشت گردی کا الزام:**

کچھ انتہا پسند گروہوں کے اعمال کی بنیاد پر پورے دین اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے حالانکہ اسلام کا مطلب ہی سلامتی ہے

رسول ﷺ نے فرمایا:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده"

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

یہ واضح ہے کہ اسلام دہشت گردی نہیں بلکہ امن و سلامتی کی تعلیم دیتا ہے

4- **علمی و تحقیقی پسماندگی:**

مسلمان آج سائنسی و تحقیقی میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ قرآن نے بار بار علم کی طرف دعوت دی ہے

فرمایا:

"کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں بس نصیحت تو عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔"

ابتدائی اسلامی دور میں مسلمان سائنس، طب، فلکیات اور فلسفے میں دنیا کی رہنمائی کرتے تھے، مگر آج مسلم ممالک تحقیق و ایجاد میں پسماندہ ہیں۔

5۔ فرقہ واریت اور انتشار:

فرقہ وارانہ جھگڑوں نے امت کی وحدت کو شدید نقصان پہنچایا ہے
مسلکی اختلافات کو دشمن طاقتیں بھی استعمال کرتی ہیں۔
قرآن نے صاف صاف الفاظ میں تفرقہ بازی سے منع کیا ہے:

"مشرکوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور فرقوں میں بٹ گئے"

6۔ سیاسی و معاشی کمزوری:

اکثر مسلم ممالک میں سیاسی عدم استحکام، کرپشن، آمریت اور سودی نظام نے ترقی کو روکا۔ اس کے نتیجے میں عوام غربت اور معاشی بدحالی میں مبتلا ہے

رسولؐ نے فرمایا:

"کسی قوم میں جب خیانت عام ہو جائے تو اللہ ان کے دلوں میں خوف ڈال دیتا ہے"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کرپشن قوموں کی بربادی کا باعث ہے۔

6۔ مغربی تہذیبی دباؤ:

گلوبلائزیشن اور میڈیا نے نوجوانوں کو مغربی طرز زندگی کی طرف مائل کر دیا ہے۔ لباس، عادات اور اقدار میں مغرب کی نقالی بڑھتی جا رہی ہے
قرآن پاک میں ہے:

"شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اندھی تقلید انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتی ہے

قرآن نے فرمایا:

"مومن تو آپس میں بھائی ہیں"

یہ آیت مسلمانوں کو وحدت (ایک) بننے کی دعوت دیتی ہے

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل

1۔ قرآن و سنت کی طرف رجوع:

مسلمانوں کے تمام انفرادی اور اجتماعی مسائل کا بنیادی حل قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل ہے

قرآن نے واضح فرمایا:

"اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ"

یعنی قرآن و سنت کو معیار بنا کر ہی مشکلات کا حل نکل سکتا ہے.

2۔ تعلیم و تحقیق کا فروغ:

اسلام نے سب سے زیادہ تعلیم پر زور دیا ہے

رسول ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

آج مسلم دنیا کی پسماندگی کی اصل وجہ سائنس اور تحقیقی میدان میں پیچھے رہ جانا ہے۔ جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم میں توازن پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ ایک باشعور امت تیار ہو.

3۔ اتحاد و اتفاق:

امت مسلمہ کی جب ایک بڑی وجہ فرقہ واریت اور انتشار ہے تو اس کو حل کیا جائے

قرآن نے حکم دیا:

"اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو"

اسلام اتحاد امت اور بقا کا ذریعہ قرار دیتا ہے آج مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلکی اختلافات سے اوپر اٹھ کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں.

first add description of atleast 5 lines and then add reference.s

4- عدل و انصاف کا قیام:

عدل اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد ہے

اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور
جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

عدل ایک دن کے لیے بھی قائم کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے
بہتر ہے

5- دعوت و تبلیغ کے جدید ذرائع:

اسلام کی دعوت صرف مساجد اور مدارس تک محدود نہیں بلکہ جدید دور میں
سوشل میڈیا، ٹی وی، انٹرنیٹ کے ذریعے اسلام کے مثبت پیغام کو عام کرنا
ضروری ہے

قرآن نے دعوت کا طریقہ بتایا:

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ

6- اسلامی معیشت اور سماجی انصاف:

غربت اور معاشی بدحالی کا علاج اسلامی اقتصادی نظام ہے۔ زکوٰۃ، صدقات
اور وقف کو مؤثر بنا کر غربت کم کی جا سکتی ہے

قرآن پاک میں ہے۔

ان کے مال سے صدقہ لو تاکہ تم ان کو پاک کرو اور ان کی تربیت کرو
اسی طرح سودی نظام ختم کرکے معیشت کو پاکیزہ بنانا ہوگا

7- اخلاقی و روحانی تربیت:

امت مسلمہ کو دوبارہ عروج دلانے کے لیے سب سے ضروری چیز
اخلاقی و روحانی اصلاح ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اخلاقِ حسنہ کو مکمل کر دوں"

سچائی، امانت، دیانت اور تقوی ہی وہ اوصاف ہیں جن کی بنیاد پر مسلمان دنیا کی قیادت کر سکتے ہیں۔

8- **خواتین کے حقوق کا تحفظ:**

اسلام نے خواتین کو عزت والا مقام دیا ہے

خواتین کے حقوق کا تحفظ (قرآن کے حوالے سے)

"عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں پر ہیں۔ دستور کے مطابق"

اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا اور معاشرے میں عزت و احترام عطا کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اہل خانہ کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں

نتیجہ:

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو اسلاموفوبیا، علمی پسماندگی، فرقہ واریت، سیاسی و معاشی اور اخلاقی زوال جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ ان تمام مشکلات کا مستقل اور پائیدار حل صرف قرآن و سنت کی طرف رجوع، تعلیم و تحقیق کا فروغ، عدل و انصاف کا قیام، عورتوں کے تحفظ میں مضمر ہے۔ اگر مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں تو نہ صرف امتِ مسلمہ اپنے بحرانوں سے نکل سکتی ہے بلکہ دنیا بھر میں امن، عدل اور فلاح کا پیغام بھی پہنچا سکتی ہے